Name: Mishal Mehreen
Batch #56
Assignment: Islamiyat (3)

سوال: میثاق مدینہ کی اہم شرائط اور ان کے اثرات بیان کریں۔

میثاق مدینہ

میثاق مدینہ ایک ایسا معاہدہ ہے جو حضورؐ، حضورؐ کے پیروکار اور مدینہ کے رہنے والوں کے درمیان طے پایا اس کا باقاعدہ اطلاق 622 ہجری کے پہلے سال سے شروع ہوا۔ یہ پہلا معاہدہ تھا انسانی تاریخ میں جو تحریری شکل میں تھا اور اس میں ریاست کی ملکیت اور حکمرانی کی بات کی گئی۔ اگر جدید آئینی و دستوری معیارات اور ضوابط کی روشنی میں میثاق مدینہ کا تجزیہ کیا جائے تو وہ تمام خصوصیات جو ایک مثالی آئین میں ہونی چاہئیں میثاق مدینہ میں نظر آتی ہیں:

میثاق مدینہ کی خصوصیات

- حکمیت اعلیٰ اللہ کی ہی ہے
- رسولؐ کی حاکمیت
- تحریری دستور
- مستقل آئینی اساس
- تقسیم اختیارات کا تصور
- متوازن دستور
- مملکت کی اخلاقی اساس
- آئینی طبقات کا تصور
- سیاسی وحدت کا تصور (تصور مملکت)
- امت مسلمہ کا تصور
- دفاعی معاہدہ
- قانون کی حکمرانی اور نظام کی بالادستی
- معاشی کفالت کا تصور
- بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت

Scanned with CamScanner

• مذہبی آزادی کا تحفظ
• اقلیتوں کا تحفظ
• خواتین کے حقوق کا تحفظ
• مدینہ دار الامن
• مخالفین کی سازشوں کا تدارک

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ:-

ریاست مدینہ کا دستور اس لحاظ سے تاریخ اسلام میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کہ باوجودیکہ اس ریاست میں مختلف مذہبی اور نسلی قومیتیں آباد تھیں جن کے وجود کو آئینی طور پر اس دستور میں تسلیم بھی کیا گیا۔ یہ امر اصولی طور پر طے کر دیا گیا کہ ریاستی معاملات اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے تحت ہی چلائے جائیں گے حاکمیت اعلیٰ کو کسی دنیاوی شخصیت یا ادارے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے متعلق کر دینا ہی وہ بنیادی خشت اول تھی جس نے اسلامی ریاست کو ایک غیر اسلامی ریاست سے ممتاز کر دیا۔ میثاق مدینہ میں یہ قرار دیا گیا کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ کے لیے ہی ہے اور تمام انفرادی اور اجتماعی معاملات میں اسی کی طرف رجوع کیا جائے گا:

"اور جب بھی کبھی تم میں کسی چیز
کے متعلق اختلاف ہو تو اسے خدا
اور محمدؐ کی طرف لوٹایا جائے گا"

رسولؐ کی حاکمیت:-

چونکہ میثاق مدینہ میں یہ امر اصولی

Scanned with CamScanner

طور پر طے کر دیا گیا کہ ریاستی معاملات اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کے مطابق ہی چلائے جائے گے۔ لہٰذا اس آئینی اصول کو عملی شکل دینے کیلئے تمام ریاستی اختیارات کا مرکز و محور حضور کو قرار دیا گیا ریاست کے تمام امور کی انجام دہی کو آپ کے احکامات اور رہنمائی کا پابند ٹھہرایا گیا آپ اس عالم دنیا میں اللہ کی حاکمیت کے نمائندہ اور اس کے احکامات بندوں تک پہنچانے والے ہیں۔ اس حوالے سے میثاق مدینہ کے ابتدائی میں ہے کہ

"یہ اللہ کے نبی اور رسول محمدؐ
کی طرف سے دستوری تحریر ہے"

دستور کا منبع ذات نبوت کو قرار دے کر اس امر کو بھی طے کر دیا گیا کہ ایک اسلامی ریاست میں ذات نبوت کی دستوری حیثیت کیا ہو گی۔

تحریری دستور:-

دنیا کی سیاسی اور آئینی و دستوری تاریخ میں یہ امتیاز صرف میثاق مدینہ کو حاصل ہے کہ ریاست مدینہ کا دستور ہونے کے ناطے یہ دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے تاریخ انسانی کے مختلف ادوار میں سیاسی قانون و ضوابط اور حکمرانی کے اصولوں کے حوالے سے کئی افکار و قوانین کو تحریری شکل میں لکھا گیا مثلاً منوسمرتی (۵۰۰ ق م) جو راجہ کے فرائض پر مشتمل ہے اسی طرح گزشتہ صدی میں ایتھنز کا دریافت ہونے والا دستور۔ مگر ان تمام تحریروں کی حیثیت حکمرانی کے لیے

Scanned with CamScanner

تعلیمی و مشاورتی یا درسی نوعیت کی ہے اور ان میں سے کوئی بھی تحریر ایسی نہیں ہے جس باقاعدہ اور منظم ریاست کا قابل نفاذ دستور کیا جا سکے میثاق مدینہ کے ذریعہ سے لوگوں کو پہلی مرتبہ باقاعدہ تحریری دستور کا تصور دیا گیا۔

مستقل آئینی اساس:-

میثاق مدینہ صرف ریاست مدینہ ہی کا آئین نہیں ہے بلکہ یہ دستاویز اسلامی ریاست کے لیے بنیادی اور مستقل آئینی اساس کا درجہ بھی رکھتی ہے وہ تمام بنیادی اصول جو اس دستاویز میں طے کئے گئے وہ اسلام کی تعلیمات کے ارتقاء کے باوجود موجود رہے اور مزید ترقی پذیر روایت کی شکل اختیار کرتے رہے مثلاً اللہ کی حاکمیت کو اس دستور کا بنیادی عنصر قرار دیا گیا جسے قرآن حکیم نے یوں بیان کیا

"اور جو کوئی اس کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کفر کرنے والے ہیں" (5:44)

حضورؐ کو اس دستور میں مقتدر اعلیٰ اور مطاع مشہود قرار دیا گیا آپؐ کے اس مقام کو قرآن میں یوں بیان کیا گیا

"اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرما دیں اس سے رک جاؤ" (59:7)

اسی طرح انسانی حقوق، دیگر بنیادی اصول جو میثاق مدینہ میں طے کئے گئے مسلم امہ کے لیے دستوری و آئینی روایت کی حیثیت رکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

تقسیم اختیارات کا تصور:

میثاق مدینہ کے تحت وجود
میں آنے والی ریاست مدینہ میں مہاجرین، انصار اور مدینہ
کے غیر مسلموں اور ان کے متبعین پر مشتمل کی ریاستی اکائیاں
شامل تھیں ان کے باہمی اشتراک سے وجود میں آنے
والی ریاست میں حضورؐ کو سربراہ تسلیم کیا گیا اس دستور کے
تحت جہاں مختلف ملکی طبقات کو آئینی طور پر بیان کیا گیا
ان کے باہمی حقوق و فرائض اور آئینی ذمہ داریوں کو بیان کیا
گیا وہاں اس امر کا لحاظ بھی رکھا گیا کہ آئینی قوائد و ضوابط کی
پابندی ہر سطح پر یقینی ہو اور ہر سطح پر معاملات کو آئینی
طور پر چلایا جا سکے اس کے لیے میثاق مدینہ میں تقسیم
اختیارات کا تصور رکھا گیا تاکہ مقامی سطح پر نظم و ضبط کے
قیام کے لیے انتظامی اختیارات تفویض کیے جائیں مثال کے
طور پر

"قریش میں سے ہجرت کر کے آنے والے
اپنے محلے پر ذمہ دار ہوں گے اور اپنے خون بہا باہم مل کر
دیا کریں گے تاکہ ایمان والوں کے باہمی برتاؤ نیکی اور
انصاف کا ہو۔

متوازن دستور:-

اسلام ایک فطری اور وسعت پذیر دین ہے
جو اپنی عالمگیریت کے سبب ہر صاحب عقل کو اپنے دائرہ اثر میں لے
لیتا ہے حضورؐ نے اس دستور کو تحریر کرواتے ہوئے اسلام کی
انہی خصوصیات کو میثاق مدینہ کی بنیاد بنایا اور آنے
والے دور کے نئے امکانات کو نظر انداز نہ کیا۔ حد سے زیادہ

Scanned with CamScanner

اور اسے
جامد یا غیر لچکدار کی بجائے آپ نے اسے متوازن رکھا اور اسے وسعت پذیری کی خصوصیات سے ملا کر مزید طبقات کی شمولیت کی گنجائش اور امکان کو دستور میں شامل کیا گیا مثال کے طور پر

"یہ معاہدہ قریش میں سے مسلمانوں اور اہل یثرب میں سے ایمان اور اسلام لانے والوں اور ان لوگوں کے مابین ہے جو ان کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیں" (آرٹیکل 2)

مملکت کی اخلاقی اساس:

میثاق مدینہ میں مختلف طبقات ریاست کے حقوق و فرائض ریاست کے مختلف اداروں کے وظائف اور آئینی و دستوری نظم کے قیام کے لیے قواعد و قوانین ہی نہیں بیان کئے گئے بلکہ ان قواعد و قوانین پر عمل درآمد کے لیے اخلاقی و روحانی اساس بھی مہیا کی گئی کیونکہ ایک مضبوط اخلاقی و روحانی اساس کے بغیر محض قوانین پر عمل درآمد کا تقاضا کما حقہ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا بقول روسو

"ریاست کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ہر شہری کا ایسا مذہب ہو جس کی وجہ سے اسے ادائیگی فرض میں خوشی حاصل ہو مگر اس کے مذہبی عقائد نہ ریاست سے کوئی تعلق رکھتے ہوں نہ جماعت سے سوائے اس کے کہ ان کا اثر اخلاق اور ان کے فرائض پر پڑے جو حقوق العباد سے متعلق ہیں۔

سیاسی وحدت کا تصور:-

میثاقِ مدینہ میں دینی، مذہبی اور اعتقادی وحدت سے ماسوائے سیاسی اور معاہداتی وحدت کا تصور بھی دیا گیا یہ تصور سیاسی مفہوم کی ایک ایسی نئی توسیع تھا جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی۔ مملکت کے اندر دینی اور مذہبی وحدت کے علاوہ موجود دیگر اکائیوں کو ایک جاندار ریاستی کردار عطا کرنے کے لیے ضروری تھا کہ انہیں ایک ایسا باوقار سیاسی، ریاستی مقام دیا جاتا کہ وہ بھی اپنے آپ ریاست کا ایک مفوضل تصور کرتے ہوئے ایک ذمہ دار کردار ادا کرتے اس لئے وہ تمام فریق جن کے درمیان میثاقِ مدینہ طے پایا اور ان کی اتباع میں مستقبل میں اس میثاق میں شریک ہونے والے فریقوں کو میثاقِ مدینہ کے آرٹیکل نمبر 3 کے تحت وحدت قرار دیا گیا

"تمام دنیا کے لوگوں کے مقابل میثاق مدینہ میں شریک فریقوں کی ایک علیحدہ سیاسی وحدت ہوگی"

امت مسلمہ کا تصور:-

میثاقِ مدینہ میں جہاں ایک طرف ریاست کی سیاسی وحدت کا تصور دیا گیا وہاں امت مسلمہ کا الگ سے سے تشخص اجاگر کر کے مستقبل میں پیدا ہونے والے اس مغالطے کا ازالہ بھی کر دیا گیا کہ ریاست کے تمام فریقوں کے ایک سیاسی وحدت ہونے کے ناطے مسلم اور غیر مسلم ایک ہی آئینی مرتبے کے حامل ہیں۔ بلکہ میثاقِ مدینہ کی متعدد دفعات میں امت مسلمہ کا فائق اور ریاست کے دیگر آئینی طبقات سے

ممتاز مقام واضح کیا گیا آرٹیکل 19 میں ہے

"اور ایمان والے باہم بھائی ہیں
ساری دنیا کے لوگوں کے مقابل"

آرٹیکل 23 میں ہے

"اور ایمان والے باہم اس چیز کا انتقام
لیں گے جو خدا کی راہ میں ان کو پہنچے"

اس طرح ریاست مدینہ میں میثاق مدینہ کے تحت آئینی ودستوری پابندی کو امت مسلمہ کا خاصہ قرار دیا گیا ہے۔

قانون کی حکمرانی اور نظام کی بالادستی :-

میثاق مدینہ کے تحت قانون کی حکمرانی کو لازمی قرار دیا گیا اور کئی دفعات کے تحت ایسے اقدامات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ نو تشکیل شدہ ریاست مدینہ کے اندر ایک ایسا ماحول پیدا کیا جا سکے جہاں کوئی بھی ریاستی فریق قانون کی حکمرانی سے بغاوت نہ کر سکے۔ آرٹیکل نمبر 17 کے مطابق

"کوئی ایمان والا کسی ایمان والے کو کسی
کافر کے بدلے قتل نہیں کرے گا اور نہ کسی کافر کی
کسی ایمان والے کے خلاف مدد کرے گا۔"

Scanned with CamScanner

اثرات

1) میثاق مدینہ کی وجہ سے مختلف قبائل ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ان کے درمیان امن قائم ہوا

2) میثاق مدینہ نے سکھایا کہ ریاست میں زور زبردستی نہیں ہونی چاہیے بلکہ اقلیتوں کو ان کے حقوق فراہم کیے جانے چاہیے

3) میثاق مدینہ نے سکھایا کہ ایک ریاست کی فلاح و بہبود کے لیے انصاف کتنا ضروری ہے

4) ریاست کی ترقی کے لیے سب کو مل کر کام کرنا چاہیے

5) میثاق مدینہ نے رنگ، نسل، کے فرق کو ختم کر کے برابری کا درس دیا۔

6) میثاق مدینہ نے سکھایا کہ کیسے مخالفین کا مقابلہ کرنا ہے کیسے اپنی ریاست کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

7) میثاق مدینہ نے عورتوں کے حقوق ریاست پر واضح کر دیے تاکہ عورتوں کے وقار، حرمت اور عزت کی حفاظت کی جا سکے۔

8) میثاق مدینہ کا نفاذ مدینہ کی ریاست میں سکھاتا ہے کہ کیسے ریاست کے لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق دینے ہیں تاکہ وہ ریاست کے ساتھ جڑے رہے۔

9) وقت کی ضرورت اور مستقبل کو دیکھتے ہوئے ریاست کے دفاع کے لیے کیسے اور کس طرح سے معاہدے طے کرنے چاہیے یہ بھی میثاق مدینہ نے سکھایا

10) کیسے مناسب تعلیم کا انتظام کرنا ہے کیسے اپنی نئی نسل کی پرورش کرنی ہے تاکہ وہ مستقبل میں ترقی کر سکے میثاق مدینہ نے سکھایا ہے۔

Scanned with CamScanner